بسم الله الرحمن الرحیم

به نام خداوند بخشنده مهربان

In the Name of Allah, the Compassionate the Merciful

Al-Mustafa International
Translation and Publication Center

معاد

حمید رضا شاکرین

مترجم
محمد مقبول میر

حرف ناشر

انقلاب اسلامی کی عظیم کامیابی اور ارتباطات کے عالمی سطح پر وسعت پانے سے مسلمان دانشمندوں کو انسانی علوم کے شعبہ سے متعلق سوالات اور نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے جو عصر حاضر میں حکومت سنبھالنے کی سنگین ذمہ داری کی بنا پر پیش آئے ہیں -ایسا دور کہ جس میں ملکوں کو ادارہ کرنے میں تمام پہلوؤں میں دین و سنت کی پابندی ایک بہت بڑا چیلنج ہے -اسی بنا پر دین کے شعبہ میں عالمی معیاروں اور خالص و عمیق افکار و نظریات کے روز آمد ، منظّم ، عملی طور پر مفید اور جامع و عمیق مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت ہے- نیز دین کے شعبہ میں تحقیقات انجام دینے والے محققین کی تربیت اور انہیں فکری انحراف سے محفوظ رکھنا اس شجرہ طیبہ کے معماروں بالخصوص رہبر کبیر امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور رہبر معظم انقلاب اسلامی ظلہ کے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے-

مغربی تہذیب و ثقافت کا سوشل میڈیا اور ارتباطات کے میدان میں عالمی سطح پر وسعت پانا اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس موضوع سے لگاؤ رکھنے والے افراد اور محققین کو چاہیئے کہ وہ بلند افکار اور اعلیٰ اقدار سے آشنائی پیدا کریں اور یہ اہم ذمہ داری مختلف تخصصی شعبوں کے ایجاد کرنے ، جدید علمی متون تولید کرنے، علوم کے دائرہ کو وسیع کرنے اور طلاب کی منظّم تعلیم و تربیت کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے -یہ سلسلہ کبھی بنیادی مباحث کے انجام دینے اور تخصصی متون تدوین کرنے سے اور کبھی علمی مسائل کو زیر قلم لانے سے حاصل ہوتا ہے-

تعلیمی مراکز ایک منظّم ، قانونی اور جدید تعلیمی نظام کے سایہ میں ہی رشد و ترقی کر سکتے ہیں- درسی نصاب اور تعلیم و تحقیق کے طریقہ کار پر نظر ثانی اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنا علمی و تحقیقاتی مراکز کی ترقی کا باعث بنتا ہے-

جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ العالمیۃ کی ایک تعلیمی ادارہ ہونے کے ناطے اہم ذمہ داری غیر ایرانی طلاب کی تعلیم و تربیت ہے، جس کے لیے اس ادارہ کی ایک اہم کوشش کا عنوان، مناسب درسی نصاب تالیف کرنا ہے- دینی علوم میں مختلف موضوعات پر درسی نصاب کی تدوین اور اشاعت اسی سلسلے کی کڑی ہے-

المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بین الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر

فہرست

پیشگفتار ______ ۱۱

مقدمہ ______ ۱۵

دیباچہ ______ ۱۷

پہلی فصل: موت، ابدی سفر کا آغاز ______ ۱۹

موت کی حقیقت ______ ۱۹

۱۔ خدائی نمائندوں کی تحویل میں ______ ۱۹

۲۔ خدا کی مخلوق ______ ۲۰

۳۔ لمبی نیند ______ ۲۰

موت کو یاد کرنے کی اہمیت ______ ۲۰

سکرات الموت اور اس کی وجہ ______ ۲۱

دوسری فصل: برزخ، درمیانی راستہ ______ ۲۵

قرآن اور برزخ کی زندگی ______ ۲۵

۱۔ انہیں مردہ نہ کہیں ______ ۲۵

۲۔ واپسی کی التماس ______ ۲۶

۳۔ کیا کرتے تھے؟ ______ ۲۷

۴۔ دنیا، برزخ اور قیامت ______ ۲۷

۵۔ دو موت اور دو حیات ______ ۲۸

۶۔ رہتی دنیاتک پائیداری ۲۹
۷۔ ہر صبح وشام کے بڑھکتے شعلے ۳۰
برزخ کی کیفیت ۳۱
ا۔آخرت کے مختلف چہرے ۳۱
۲۔ قبر میں سوال ۳۱
۳۔ فشارِ قبر ۳۱
۴۔اعمال کی جواب دہی ۳۲
۵۔ مؤمن روحوں کے ساتھ نشست و برخواست ۳۲
تیسری فصل: قیامت کبریٰ، یعنی ہستی کی نئی بہار ۳۵
قیامت اور عالم برزخ میں فرق ۳۵
قیامت کے مقدمات ۳۶
روز قیامت کے اسماء ۳۶
صور پھونکنا یادوسری زندگی ۳۷
قیامت کا طولانی دن ۳۸
دنیاوآخرت کا رابطہ ۳۹
پوشیدہ صفات کا ظہور ۳۹
تجسم اعمال کی جاودانگی ۴۰
دنیاوآخرت کے مشترکات اور امتیازات ۴۲
ا۔ مشترکات ۴۲
۲۔امتیازات ۴۲
الف) استحکام اور تغیر و تبدل ۴۲
ب) خالص اور ناخالص زندگی ۴۳
ج) کاشت اور کٹائی ۴۳
د) غیر مشترک سرنوشت ۴۳
ہ) اسباب و مشیت الٰہی کا نظام ۴۴
و) ضعف اور قوت ادراک ۴۴

ز) دوری اور وابستگی ۴۵
محاسبۂ اعمال کی کیفیت ۴۶
چوتھی فصل: قیامت کے وجود پر قرآنی دلیلیں ۴۹
برہان قدرت ۴۹
برہانِ مثل ۵۰
قیامت کو لازمی امر قرار دینی والی دلیلیں ۵۱
ا۔ برہان عدالت ۵۱
الف) عدل کے معنی ۵۲
ب) دنیا سے بالاتر صلاحیت ۵۲
ج) صلاحیتوں سے محرومی اور ظلم ۵۳
۲۔ برہانِ حکمت ۵۴
الف) ناتوانی ۵۵
ب) باطل اور ذاتی نقص ۵۵
ج) مانع کا وجود ۵۶
۳۔ معاد اور حکمت الٰہی ۵۷
الف) حکمت کے معنی ۵۷
ب) دائمی صلاحیت ۵۸
ج) قیامت نہ ہو تو خلقت عبث و بیکار ہے ۵۸
پانچویں فصل: جنت و جہنم ۶۱
انسان کی قسمیں ۶۱
جنتی اور جہنمی ہونے کا معیار ۶۲
جنت ۶۳
ا۔ روحانی اور جسمانی جنت ۶۳
۲۔ بہشتِ رضوان ۶۴
۳۔ طیّب و طاہر شراب ۶۴

۴۔ جنت کے دروازے ۶۵
۵۔ بہشت کی خصوصیات ۶۵
الف) پاک و پاکیزہ ہونا ۶۶
ب) امن وامان ۶۶
ج) سلامتی ۶۷
د) پائداری ۶۷
ہ) محدودیت اور رکاوٹ کے بغیر ۶۷
و) بخشش اور فضل الٰہی ۶۸
۶۔ معنوی نعمتیں ۶۹
۷۔ جسمانی نعمتیں ۶۹
الف) کھانے، پینے کا سامان ۷۰
ب) شریک حیات ۷۰
ج) دیکھنے والے مناظر ۷۱
د) لباس اور زینتی زیورات ۷۲
ہ) گہرے تعلقات ۷۲
جہنم ۷۳
۱۔ جہنم کے نام ۷۴
۲۔ جہنم کے دروازے ۷۴
۴۔ وحدت انسانی، عمل اور سزا ۷۶
۵۔ ناقابل قبول عذر) بہانہ) ۷۷
۶۔ عذاب کی قسمیں ۷۸
الف) روحانی عذاب ۷۸
ب) جانی عذاب ۷۹
ج) تنہائی ۷۹
د) جسمانی عذاب ۸۰
ہ) مدتِ عذاب ۸۳

چھٹی فصل: شبہات و سوالات ۸۵
قیامت کا وقت ۸۵
جسمانی اور روحانی معاد ۸۷
شبہ آکل و ماکول ۸۷
جسمانی نعمتوں پر تاکید کا راز ۸۸
عمل اور سزا و جزا میں تناسب ۹۰
غیر مسلم کا نیک عمل ۹۱
شفاعت اور عدالت ۹۳
رحمت و عذاب کا تضاد ۹۵
تھکاوٹ و اکتاہٹ ۹۶
مزید مطالعہ کے لیے ۹۹
کتابنامہ ۱۰۰

پیشگفتار

عہد حاضر کے حقیقت طلب اور تشنہ علم نوجوان، اپنے دینی معتقدات و تعلیمات کے متعلق گہری آشنائی حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ فکری، ثقافتی اور معاشرتی مسائل و موضوعات کے بارے میں گہری نظر کے حامل ہو سکیں۔ لہٰذا وہ مختلف کتب کے مطالعہ میں مصروف ہیں لیکن یہ تشنگیِ علم انہیں بیشتر و بہتر علم و آگہی کی دعوت دیتی ہے تاکہ وہ اصل اور بنیادی افکار کے سہارے اپنی فکر کی تعمیر کر سکیں۔

اسلامی مکتوبات کے درمیان علّامہ شہید مرتضٰی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے علمی آثار، ایک جامع، معتدل، صحیح، عقلی اور مستحکم مجموعہ کے بطور موجودہ اور آئندہ نوجوان نسل کے لئے معتبر راہنما کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اصلیت، تخلیق، انصاف، استحکام، قلم کی رسائی، عبارت کی روانی، عصری ضرورتوں کا خیال، منظّم فکری نظام کا تعارف، انصاف پسندانہ تنقید، حاصل شدہ نتائج و نظریات کا مستحکم دفاع، وہ خصوصیات ہیں جن کے بموجب علّامہ شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات کو جلا ملی ہے اور دوام عطا ہوا ہے۔ ان خصوصیات کے سبب، نوجوان نسل اور علمی حلقہ پر ان کے علمی مکتوبات اور افکار و نظریات سے آشنائی نیز ان کی علمی میراث کی حفاظت لازمی قرار پاتی ہے۔

"کانون اندیشہ جوان" نے جدید نسل کی دلچسپی کے پیش نظر اور شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات سے انہیں روشناس کرانے کی غرض سے "چلچراغ حکمت" نامی مجموعہ کتب کی اشاعت کی ہے جس کی بنیاد شہید مرتضٰی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مطبوعہ آثار ہیں۔

اس مجموعہ کتب میں کوشش کی گئی ہے:

۱۔ ہر کتاب ایک خاص موضوع کے سلسلہ میں ہو۔

۲۔ معیار، "بہتر" کا انتخاب ہو۔ شہید مرتضیٰ مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے نظریہ کو ان کی تمام مطبوعہ کتب اور ڈائریوں سے اخذ کرتے ہوئے موضوعاتی شکل میں خلاصۃً پیش کیا جائے۔

۳۔ مؤلف کا تصرّف، تالیف، اقتباس، خلاصہ اور تنظیم و ترتیب کی حد تک ایک جدید پیرائے اور جاذب فصول کی صورت میں ہو۔

۴۔ شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے اسلوب کا خیال اور امانت کی رعایت، ہر کتاب کی ترتیب کا معیار ہو۔

۵۔ مجموعہ ہذا کے اعتبار کی خاطر تمام مطالب و مضامین کو شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے مطبوعہ آثار سے مستند کیا جائے۔

۶۔ مؤلف کی ذاتی وضاحتوں کو اصل عبارت سے الگ، مقدمہ یا اصل کلام کے بعد مرقوم کیا جائے۔

"چلچراغ حکمت" افکار شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے سرسبز باغ تک پہنچانے کے لئے محض ایک پُل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ نوجوان قارئین اور طلّاب اس مجموعہ کتب کے مطالعہ کے بعد خود کو شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات سے بے نیاز نہیں سمجھیں گے بلکہ دوسرے مرحلہ میں ان کی کتب کے مطالعہ کی طرف راغب و مانوس ہوں گے۔

اس مجموعہ کے عناوین و فصول کی ترتیب میں چلچراغ حکمت کے علمی گروہ کے اعضاء منجملہ: جناب عبد الحسین خسرو پناہ، جناب حمید رضا شاکرین، جناب محمد علی داعی نژاد، جناب علی ذو علم محمد باقر پور امینی (علمی زعیم) کی پیہم نگرانی نیز مدیر انتظامات جناب عباس رضوانی نسب اور ان کے معاونین جناب رضا مصطفوی (ایڈیٹر) اور جناب میکائیل نوری کی مساعی جمیلہ کے ہم تہِ دل سے شکر گزار ہیں۔

چلچراغ حکمت کے سلسلہ کی اس کتاب کا موضوع "معاد" ہے، جو جناب عبد الحسین خسرو پناہ صاحب کی مساعی جمیلہ سے معرض وجود میں آسکی ہے۔

ہم اس مجموعہ کی ترتیب و تنظیم میں تعاون کرنے والے تمام افراد کے شکر گزار ہیں اور قارئین کی تجاویز اور تبصروں کا استقبال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ مجموعہ کتب جدید نسل کی علم افزائی، فکرسازی اور شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے پاکیزہ افکار و نظریات سے ان کی انسیت و آشنائی میں راہگشا ثابت ہوگا۔

مقدمہ

عالم اسلام میں ہمیشہ سے قرآن و اہلبیتؑ کی بے نظیر تعلیمات کے سایہ میں عظیم ہستیوں نے تربیت پائی جنہوں نے اپنے علم و عمل اور فکر و معرفت کے ذریعہ تشنگان اسلام ناب محمدی کو سیراب کیا جو زمانے کے اعتبار سے کسی بھی صدی میں ہی کیوں نہ گزر بسر کرتے ہوں، لیکن اپنی فکر و معرفت کی وجہ سے وہ ہمیشہ زمانے سے آگے رہے اور ہر دور کی نسل کو اپنے بلند افکار سے آراستہ کرتے رہے، وہ ہمیشہ زندرہ و جاوید ہیں کیونکہ ان کی فکر و عمل زندہ و جاوید ہے انہی ہستیوں میں سے بیسویں صدی عیسوی کے عظیم مفکر اسلام آیت اللہ شہید مرتضی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی ہے جن کی فکر و عمل، فہم و درایت، کوشش و جد و جہد کا ثانی نہیں ہے، جنہوں نے دین اسلام کے ہر مسئلہ کو باریک بینی سے دیکھا، مختلف فراموش شدہ امور کو پھر سے احیا کیا، آج چار دہائیوں کے بعد بھی ان کے افکار میں وہ تر و تازگی پائی جاتی ہے جس سے دور حاضر ہی نہیں بلکہ ہر دور کی فرسودہ اور شبہات میں گھری نسل کی ناکام تشنگی دور ہوتی رہی، آپ نے اسلام کا نظام اس طرح سے پیش کیا کہ زندگی سے جڑے کسی بھی ظاہری اور روحانی امر کو دینی دستور کے پیرائے میں نکھارا۔ آپ کی فکری اور علمی خدمات اور بلند افکار کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ بانی انقلاب اسلامی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے جگر کا ٹکڑا بتایا، آپ کی شہادت پر گریہ کیا اور آپ کے بلند افکار کی ترویج کے لئے ہر عام و خاص کو راغب کیا ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے امام راحل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ ان ستاروں میں سے ایک ہے جو عمل کو ایمان، اخلاق کو عرفان، برہان کو قرآن اور علم کو حکمت (سے جوڑتے تھے) اپنی شہادت سے سماج کی ہدایت کی اور تاریکیوں کی ظلمتوں میں ڈوبے ہوئے سماج کے لیے مشعل راہ بنے جو ایک چراغ کی طرح جلتے رہے اور اپنے چاہنے والوں کو اپنے نور کی کرنوں سے منور کرتے رہے۔"

آپ مزید فرماتے ہیں: "میں نے اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو کھویا ہے لیکن مجھے اس بات پر فخر ہے کہ اسلام کے دامن میں اتنے عظیم اور بہادر جوان کل بھی موجود تھے اور آج بھی ہیں قوت بیان، طہارت روح اور ایمان کی طاقت میں مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ لیکن ان کا برا چاہنے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے چلے جانے سے ان کی اسلامی اور فلسفی شخصیت ختم نہیں ہو جائے گی۔

اشراق پبلیکیشنز جموں وکشمیر نے آپ کے افکار کو ہر خاص و عام تک پہنچانے کی غرض سے نیز علمی حلقے بالخصوص کالج اور یونیورسٹیز کے طالب علموں کو زندہ دل او ربیدار افکار سے آگاہی کے واسطے اس فکری مجموعہ "چہل چراغ حکمت" کو اردو زبان میں ترجمہ کرنے کی مساعی جمیلہ کی ہے تاکہ آنے والی نسل، دشمنان دین و ایمان کے مقابل میں علمی و فکری اسلحہ سے آراستہ ہو اور انکے اندر امت مسلمہ کو صحیح راہبری اور فکر و عمل کے بحران میں درست اور بروقت مدیریت کرنے کی صلاحیت پیدا ہو۔

بنابر این اشراق پبلیکیشنز جموں وکشمیر ان تمام طالب علم، علماء، مترجمین، اور اشاعت میں تعاون کرنے والے جملۂ مومنین کی شکر گزار ہے جنھوں نے اس علمی اور فکری خزانے کو نسل جوان تک پہنچانے میں مخلصانہ تعاون کیا ہے۔ اس امید کے ساتھ کہ امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کا سبب بن جائے۔

مظفر حسین بٹ
اشراق پبلیکیشنز جموں وکشمیر

دیباچہ

قیامت اور روز معاد کا عقیدہ اصول دین، رکن ایمان اور مسلمان ہونے کی شرطوں میں سے ایک بنیادی شرط ہے۔ قرآن مجید نے سینکڑوں آیاتِ مبارکہ میں بے انتہا زندگی کی خصوصیات بیان فرمائی ہے اور سولہ آیتوں میں، خدا پر ایمان لانے کے بعد روز آخرت پر ایمان لانے کا رسمی طور پہ اعلان کیا ہے نیز متعدد مقامات پر روز قیامت پر یقین و ایمان کو مؤمنوں کی خصوصیت اور علامت قرار دیا ہے۔[1]

قرآن نے قیامت اور ابدی زندگی کو مختلف تعبیروں سے بیان کیا ہے ہر تعبیر عرفان اور معرفت کا ایک باب ہے منجملہ کلمہ «الیوم الآخر» دو لفظوں کی اس تعبیر میں دو حقیقتیں پنہاں ہیں:

انسانی حیات دو دوروں میں تقسیم ہوگی جس کو ہر ایک دن سے یاد کیا گیا ہے پہلا دور (دنیا) فانی اور دوسرا دور (آخرت) بے انتہا اور جاودان ہے۔

۱۔ دونوں جہاں میں ہماری سعادت اور خوش نصیبی آخرت پر ایمان رکھنے پر منحصر ہے دوسرے الفاظ میں:

اولاً: اس دنیا میں ہماری سعادت، قیامت کے عقیدہ سے وابستہ ہے کیونکہ بے انتہا زندگی پہ عقیدہ کے ذریعہ سے ہم اپنے اعمال کو صحیح، نفس کا محاسبہ اور اپنے فریضوں کو عقلمندانہ طریقے سے انجام دیں گے اور ہمیشہ اپنے اعمال اور نیّات کو بہتر سے بہتر بنانے

۱۔ ر۔ک: بقرہ، آیہ ۴؛ نمل، آیہ ۳؛ لقمان، آیہ ۴۔

کی تلاش اور معصیت اور غلط راستے سے اجتناب کرنے کی نہایت کوشش کریں گے۔ لہٰذا قیامت کا عقیدہ ہمیں اچھائیوں کی طرف ہدایت کرتا ہے، انسانی اقدار کی حمایت اور برائیوں سے پرہیز کی دیوار ہے۔ اور اس عقیدہ کے بغیر انسان کی زندگی تاریک اور خطرناک آلودگیوں سے لبریز ہے۔

ثانیاً: قیامت پر ایمان و عقیدہ انسان کو بے کار، بے فائدہ اور بے اہمیت ہونے سے نجات دیتا ہے اور معاد اور حیات جاودانی سے متعلق علم نہ ہونے سے انسان کے ذہن میں بے مقصد و بے ہدف خلقت کا سوال و اعتراض رسوخ کر جاتا ہے اور جب انسان کے وجود میں بے مقصد و بے ہدف خلقت کی سوچ رسوخ کر جائے تو اس کا وجود بھی اسی قالب میں ڈھل جائے گا۔ لہٰذا معاد پر یقین انسان کو بے اہمیت، بے ہدف اور بے ہودہ تفکرات سے نجات بخشتا ہے۔[1]

ثالثاً: اُخروی سعادت بھی ہمیں روز قیامت پر ایمان رکھنے سے ہی نصیب ہوگی کیونکہ انسان کی اخروی سعادت اور شقاوت اس کے دنیوی نیک اور آلودہ عوامل کے تابع ہوتی ہے۔ لہٰذا روز قیامت پر علم و ایمان، انسان کو سعادت و ہدایت کا راستہ اپنانے اور شقاوت و ضلالت کے راستے سے دوری اختیار کرنے میں بے حد موثر ہے۔

خدائے تعالیٰ اور مقصد ہستی کی جانب بازگشت قیامت کی حقیقت ہے لیکن قرآن کریم کی نگاہوں میں یہ واپسی انسان میں ہی منحصر نہیں ہے بلکہ اس میں تمام ہستی شامل ہوتی ہے دوسرے یہ کہ انسان کے لئے معاد نہ صرف جسمانی ہے اور نہ ہی محض روحانی، بلکہ انسان کے تمام ابعادِ وجودی اس میں شامل رہیں گے۔

۱۔ مجموعہ آثار، ج ۲، ص ۷ ۵۳۔